سوال

(150) برزخی قبر

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

احادیث میں عذاب قبر کا ذکر آیا ہے ہمارے ہاں چند حضرات کا کہنا ہے کہ قبر سے مراد زمینی گڑھا نہیں بلکہ یہ ایک برزخی قبر ہے جہاں عذاب و ثواب ملتا ہے اور کچھ لوگ اس کے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں کہ عذاب و آرام اسی معہود قبر میں ہوتا ہے جسے ہم اپنے ہاتھوں سے بناتے ہیں قرآن و حدیث کی روسے وضاحت فرمائیں کہ قبر سے مراد کونسی قبر ہے ؟ (عبد الطیف جہانیاں منڈی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہمارے ہاں آج کل بے شمار فتنے رونما ہو رہے ہیں اس سلسلہ میں کراچی کی زمین بڑی زرخیز واقع ہوئی ہے، وہاں مسعودالدین عثمانی نے یہ فتنہ کھڑا کیا تھا کہ اس سے مراد زمینی قبر نہیں بلکہ ایک برزخی قبر ہے جس میں عذاب وثواب ملتا ہے، چونکہ وہ اس دنیا سے رخصت ہو چکا ہے اور اسے یقین ہو چکا ہو گا کہ کس قسم کی قبر میں عذاب ہوتا ہے، جب ہم قرآن و حدیث کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں شریعت میں برزخی قبر کا وجود نظر نہیں آتا، برزخی قبر کی دریافت اس قسم کے فتنہ پروروں کی ہے جو علم شریعت سے نابلد ہوئے ہیں، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جرم پیشہ حضرات کو عالم برزخ میں ہی عذاب سے دوچار ہونا پڑتا ہے لیکن اس عذاب کا محل یہ قبر ہے یا اور کوئی جگہ؟ محدثین عظام نے اس سلسلہ میں جو راہنمائی فرمائی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ جن لوگوں کو یہ زمینی قبر ملتی ہے انہیں تو اسی قبر میں عذاب سے دوچار کیا جاتا ہے اور جن کو یہ قبر نہیں ملتی ان کے اجزائے جسم جہاں پڑے ہیں ان کے لیے وہی قبر کا درجہ رکھتے ہیں، اس موقف کے متعدد دلائل ہیں ہم صرف دو دلائل کا ذکر کرتے ہیں۔

(1) اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقین کے لیے ان کی قبر پر کھڑے ہو کر دعا کرنے سے منع فرمایا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ’’آپ ان میں سے کسی کی نماز جنازہ نہ پڑھیں اور نہ ہی ان کی قبر پر کھڑے ہوں۔‘‘ (9/التوبۃ: 84)

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کونسی قبر ہے جس پر کھڑے ہو کر دعا کرنے سے آپ کو منع کیا گیا ہے، ظاہر ہے کہ اسی زمینی قبر کے متعلق یہ حکم دیا گیا ہے۔

(2) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں جاتے ہوئے اپنے صحابہ کرام سے دریافت کیا تھا کہ دو نئی قبریں کن لوگوں کی ہیں کیوں کہ انہیں عذاب دیا جا رہا ہے، لوگوں نے نشاندہی کی تو آپ نے کھجور کی ایک چھڑی لے کر اس کے دو حصے کیے اور دونوں قبروں پر ایک ایک حصہ گاڑ دیا، نیز فرمایا: "کہ امید ہے کہ ان کے خشک ہونے تک ان کے عذاب میں کمی کر دی جائے۔‘‘ (صحیح بخاری: الجنائز 1361)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان زمینی قبروں پر کھجور کی چھڑیوں کو گاڑنا اس بات کی بین دلیل ہے کہ انہیں اسی قبر میں عذاب دیا جاتا تھا ، برزخی قبر کی دریافت ایجاد بندہ ہے جس کا ثبوت قرآن و حدیث سے نہیں ملتا ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:178